اس رمضان میں خصوصیت سے اللہ تعالیٰ سے لقاء حاصل کرنے کی دعائیں کریں

لقاء حاصل کرنے کیلئے تیاری ضروری ہے: اس کا پہلا قدم اعلیٰ اخلاق ہیں

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

خطبہ نمبر ۱۰

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰/۷۵	بدھ ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ، ۱۸ شہادت ۱۳۶۹ہش، ۱۸ اپریل ۱۹۹۰ء	نمبر ۸۹

مذہبی قوموں کی سب سے بڑی طاقت لقاء سے حاصل ہُوا کرتی ہے

چوہدری شاہنواز صاحب بہت مخلص فدائی اور نصرت کے میدانوں میں ہمیشہ صف اوّل میں شامل ہوتے تھے

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۳۰ امان ۱۳۶۹ہش (۳۰ مارچ ۱۹۹۰ء) بمقام بیت الفضل لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

خدا سے لقاء کی تیاری

"حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ایک بار کسی نے یہ سوال کیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کب ہوگی۔ تو آپ نے جواباً فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ بہت ہی پیارا اور بہت ہی پُرحکمت جواب ہے۔ کب سے انسان کو غرض نہیں ہونی چاہیئے، تیاری ہمیشہ رہنی چاہیئے۔ پس گذشتہ جمعہ میں مَیں نے اللہ تعالیٰ سے لقاء کے متعلق جو دعاؤں کی تحریک کی تھی، اس کے تعلق میں مجھے خیال آیا کہ تیاری کے سلسلے میں بھی کچھ باتیں آج آپ کے سامنے رکھوں۔ کیونکہ قیامت کی تیاری درحقیقت لقاء کی ہی تیاری ہے۔ اور دونوں ایک ہی مضمون ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب فرمایا کہ قیامت کی کیا تیاری کی ہے تو بلاشبہ اس سے مراد یہ تھی کہ قیامت میں تو خدا سے لقاء ہوگی یعنی وہ لقاء جو ایک نہ ایک رنگ میں ہر ایک کو نصیب ہوگی۔ اس کے سامنے پیش ہونا ہوگا۔ ان معنوں میں لقاء۔ پس جب پیش ہوگے تو اس کے لئے کیا تیاری ہے۔ اور مراد درحقیقت یہ تھی کہ اصل لقاء جو تعلق اور محبت کی لقاء ہُوا کرتی ہے، اس کے لئے اگر تم نے اس دنیا میں تیاری نہ کی تو قیامت کا تمہیں کوئی بھی فائدہ نہیں ہوگا۔ پس اس پہلو سے ہمیں خدا تعالیٰ کی لقاء کے مضمون کو سمجھنا بھی چاہیئے اور اس کے لئے ہمہ وقت تیاری بھی کرنی چاہیئے۔

خدا کی لقاء ایک لامتناہی سفر ہے

اس ضمن میں پہلی بات تو یہ آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں کہ لقاء کسی ایسے ایک لمحے کی ملاقات کا نام نہیں جو اچانک نصیب ہو جاتا ہے اور جس طرح آپ ایک دوست سے ملتے ہیں اور پھر اس سے جُدا ہو جاتے ہیں اور اس کی خوشیاں دل میں لئے پھرتے ہیں، خدا سے بھی گویا اسی قسم کی کوئی ملاقات ہوگی۔ لقاء کا مضمون جیسا کہ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے مختلف ملفوظات اور کتب میں بہت کھول کر بیان فرمایا ہے، عام انسانی ملاقات سے مختلف حیثیت رکھتا ہے۔ یہ لقاء ایسی ہے جس میں جس حصے کی لقاء نصیب ہو جائے وہ پھر مستقل لقاء رہتی ہے اور اگلے کی طلب پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی لقاء دنیا میں بیک وقت کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ لامحدود ہے اور انسان محدود ہے۔ اور محدود انسان لامحدود میں سفر کر سکتا ہے لیکن اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ پس لقاءِ باری تعالیٰ کا مضمون خدا کی ذات میں سفر کرنے کا مضمون ہے۔ اور جو قدم آگے بڑھایا جاتا ہے پھر اس میں واپسی نہیں ہُوا کرتی۔ جتنا حصہ خدا کا پا لیا۔ یہ تو نہیں ہُوا کرتا کہ پھر اس کے بعد خدا کے احاطے میں سے باہر نکل جائیں اور کہیں یہ لقاء ہو گئی۔ اب ایک دوسری لقاء کی کوشش کرتا ہوں بلکہ ایک سفر ہے جو لامتناہی ہے تبھی حضرت (فضل عمر) سے ایک دفعہ جب ایک کھوکھلے فلسفی نے یہ سوال کیا کہ اگر کوئی انسان سمندر میں کشتی پر سفر کر رہا ہو اور کنارہ آجائے، وہ پھر بھی کشتی میں بیٹھا رہے تو اس کے متعلق آپ کیا خیال کریں گے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ بڑا دلچسپ ہے۔ مطلب یہ تھا کہ عبادتیں کرتے ہو اس غرض سے کہ خدا مل جائے لیکن اگر خدا مل جائے اور پھر کشتی میں ہی بیٹھے رہو تو بڑی بے وقوفی ہوگی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو کوئی کنارے والا سمندر ہو تو کشتی میں بیٹھے رہنا بہت بے وقوفی ہے لیکن اگر کوئی سمندر بے کنار ہو تو کسی مقام کو کنارا سمجھ کر وہاں جو اترے گا، وہ وہیں ہلاک ہو جائے گا۔

پس خدا تعالیٰ کی لقاء کا مضمون دراصل یہی ایک لامتناہی سفر ہے اور اس سفر میں کوئی واپسی نہیں ہے کوئی قدم پیچھے اٹھنے والا نہیں ہے کیونکہ اگر اس سفر میں واپسی شروع ہو جائے تو وہ بہت ہی زیادہ خطرناک بات ہے۔ خدا کو پانے کے بعد اس سے بے وفائی کرنا اور اس سے منہ موڑنا ہلاکت کو دعوت دینے والی بات ہے۔ پس ایسی لقاء جو مسلسل بڑھتی چلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائے اس کو لقائے باری تعالیٰ کہتے ہیں اور جو اس دنیا میں نصیب ہونی شروع ہو جاتی ہے پھر قیامت کے دن اس لقاء کا ایک ظاہری نظارہ بھی دکھائی دے گا تو کیا ہوگا ہم اس کا تصور نہیں باندھ سکتے۔ مگر ہر شخص کی لقاء کی حیثیت اور توفیق اس دنیا میں طے ہوگی اور جتنی لقاء اس دنیا میں کسی کو نصیب ہوئی ہے، اس سے ممکن ہے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ اس میں روشنی پیدا ہو جائے اور اس لقاء کی جزاء یہ ہو کہ خدا ایسے دکھائی دینے لگے گویا ہماری آنکھوں کے سامنے ظاہر ہو گیا ہے مگر اس کے باوجود ہر شخص کی لقاء الگ الگ ہے۔ چنانچہ اس گڈریے کی لقاء اور تھی جو خدا تعالیٰ سے اپنے رنگ میں پیار سے باتیں کر رہا تھا کہ تو مجھے ملے تو میں تیری جوئیں ماروں، تیرے کپڑے دھوؤں، کانٹے نکالوں اور موسیٰ کی لقاء اور تھی۔ موسیٰ کو خدا تعالیٰ نے کلیم اللہ کا لقب عطا فرمایا۔ اور لقاء کے تعلق میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک خاص مقام تھا مگر وہ مقام محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) کی لقاء کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ پس وہ سفر جو ایک گڈریے کی لقاء سے شروع ہوتا ہے وہ طور پر جا کر ختم نہیں ہوتا بلکہ طور کے بعد مقام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آتا ہے یعنی محمد مصطفیٰ کا قلب جس پر خدا جلوہ گر ہوا تو انسانی لقاء کا مضمون کامل ہوا۔ لیکن یہ مطلب نہیں کہ خدا محدود ہو گیا۔ مراد صرف یہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ نے جتنی توفیق عطا فرمائی ہے، جتنی استطاعت بخشی ہے، اس کی آخری حد تک خدا تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو پہنچنے کی توفیق بخشی لیکن ساتھ ہی معراج میں یہ بات ظاہر فرما دی کہ وہ حد آپ کی آخری حد تھی۔ خدا کی آخری حد نہیں تھی بلکہ خدا کی حدود کا آغاز تھا۔ یہاں وہ تمثیلی بیری لگی ہوئی ہے جو انسان کی حد کو خدا کی حدوں سے جدا کرتی ہے۔ وہاں تک پہنچنا انسان کامل کا کام تھا لیکن یہ مراد نہیں کہ اس کے بعد خدا ختم ہو جاتا ہے۔ خدا تو ایک لامتناہی ہستی ہے اور پھر اپنے فضل سے اس نے کس حد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنے اندر سفر کی توفیق بخشی۔ یہ ایک عام انسان خواہ وہ کیسا ہی نیک اور بزرگ اور فلسفی کیوں نہ ہو، سوچ بھی نہیں سکتا کیونکہ یہ ایسی باتیں ہیں جن کا تصور تجربے کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتا۔ بہت سی باتیں ایسی ہیں جو تجربے کے بغیر بھی سوچی جا سکتی ہیں۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو بغیر تجربے کے نصیب نہیں ہو سکتیں۔ ..... پس اگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی عام انسانوں کو مکمل طور پر دکھائی نہیں دے سکتے تو خدا تعالیٰ کے متعلق یہ تصور کر لینا کہ اس کی لقاء آناً فاناً ایک جلوے کی صورت میں ظاہر ہو اور وہی اس کا منتہیٰ بن جائے یہ ناممکن بات ہے۔ یہ بے وقوفی والی بات ہے۔ پس اس پہلو سے لقاء کے مضمون کو اپنی توفیق کے مطابق سمجھنے اور اپنی توفیق کے مطابق اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

لقاء کے لئے ذوق چاہیئے

لقاء تو ہر جگہ ہر صورت میں ممکن ہے جہاں آپ کی نظر پڑے وہاں خدا کی لقاء ہو سکتی ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ خدا ہر جگہ ہے تو اس کا ایک تو وہ تصور ہے جو ظاہری شش جہات کا تصور ہے لیکن خدا کے معاملے میں یہ تصور اس سے بہت زیادہ گہرا ہے، غور طلب ہے۔ خدا ہر جگہ کا مطلب یہ ہونا چاہیئے اور یہ ہے کہ جہاں بھی آپ نگاہ ڈالیں، جہاں بھی آپ غور کریں وہاں آپ کو خدا دکھائی دینا چاہیئے۔ اور اگر نہیں دکھائی دیتا تو اس حصے میں آپ لقاء سے محروم ہیں۔ لقاء کے متعلق یاد رکھیں کہ عام انسانوں کی لقاء بھی آسان نہیں ہوا کرتی، ملنے کے باوجود آپ اجنبی رہا کرتے ہیں۔ بہت سے ایسے آدمی ہیں جن کی انسان شناسی، مردم شناسی کی نظر کمزور ہوتی ہے۔ وہ عمریں گزار دیتے ہیں بعض لوگوں کی صحبت میں لیکن وہ ان کو دکھائی نہیں دیتے۔ ایسے مردم ناشناس انبیاء کے زمانے میں بھی پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وحی لکھنے والا ایک کاتب اسی قسم کا آنکھوں کا اندھا تھا۔ ظاہری طور پر فن کتابت سے واقف اور وحی لکھنے والا یعنی اس سے زیادہ مقدس اور کیا چیز لکھی جا سکتی ہے اور اس کے باوجود بصیرت سے عاری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ظاہری آنکھ سے دیکھتا رہا لیکن باطن کی آنکھ سے نہیں دیکھ سکا۔ یہ تو خیر بہت ہی بلند مقام کی بات ہے عام روزمرہ کے تجربے میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ بہت سے آدمیوں سے آپ شناسا ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم جان چکے ہیں لیکن پھر وقت کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ مختلف زاویوں سے اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ مختلف مواقع پر اس سے واسطے پڑتے ہیں۔ اس کی اچھائی اور برائی کا مضمون آپ پر کھلتا چلا جاتا ہے اور بسا اوقات تو بیویاں بھی ہمیشہ خاوند سے واقف نہیں ہوا کرتیں اور پوری طرح واقف نہیں ہوا کرتیں۔ بسا اوقات خاوند بھی اپنی بیویوں سے پوری طرح واقف نہیں ہوا کرتے۔ کئی عورتیں بے چاری ہمیشہ اس احساس میں گھل گھل کے زندگی بسر کرتی ہیں کہ ہمارے خاوند کو ہماری خوبیوں کا پتہ ہی نہیں اور وہ سب کچھ فدا کرتی ہیں۔ ان کے لئے اچھی سے اچھی زندگی کی راحتیں مہیا کرتی ہیں لیکن وہ خاوند اندھی آنکھ سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اس کو ان چیزوں کا ذوق ہی نہیں ہوتا۔ پس لقاء کا ذوق سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ اعلیٰ چیز کی لقاء کے لئے ذوق بلند کرنا پڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کی لقاء کے لئے لطیف ذوق کے سوا لقا کا تصور ہی بالکل بچگانہ تصور ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی ذات میں گم ہونے اور اس کی ذات میں سفر کرنے کے لئے اس کی تیاری بھی ضروری ہے۔ اور وہ ذوق جو انسانوں کی نظر میں انسان کو ایک مرتبہ اور مقام عطا کرتا ہے۔ وہی ذوق ہے جو مزید لطافت اختیار کرتا ہے تو خدا کی نظر میں انسان کو ایک مرتبہ اور ایک مقام عطا کرتا ہے۔

آفاق کے مطالعہ سے خدا کو یاد کرنا چاہیئے

پس جو لوگ اپنے انسانی واسطوں اور تعلقات میں لطیف مزاج پیدا نہیں کرتے، اچھے ذوق کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ جن کی زبان گندی اور کثیف رہتی ہے جو معاملات میں سختی کرتے ہیں اور ان کے اندر کوئی لچک نہیں پائی جاتی۔ ان کے اندر کوئی لطافت نہیں پائی جاتی۔ ان کا یہ توقع کر لینا کہ خدا سے ان کی ملاقات ہوگی محض رمضان کی دعاؤں کے نتیجے میں، یہ ایک بچگانہ توقع ہے۔ اس میں یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ خدا پابند ہے ملاقات کرنے پر۔ وہ مالک ہے جب چاہے کوئی تبدیلی پیدا کر سکتا ہے لیکن جن کے لئے وہ لقاء کی عطا کا فیصلہ کرتا ہے ان کے ذوق میں ضرور تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ پس اگر آپ کے ذوق میں وہ تبدیلی پیدا نہیں ہو رہی جو لقاء باری تعالیٰ کے لئے ضروری ہے تو آپ یہ سمجھیں کہ آپ دعا تو مانگ رہے ہیں لیکن آپ نے تیاری کوئی نہیں کی۔ ظاہری آنکھ سے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے آپ دنیا کو دیکھتے چلے جاتے ہیں۔ صبح و شام ظاہر ہوتے ہیں، موسم بدلتے ہیں۔ کسی جگہ خوبصورت نظارہ کرتے ہیں۔ کسی جگہ ایک مکروہ منظر دیکھتے ہیں۔ ان تمام امور سے اگر نظر تھرکتی ہوئی چلی جائے اور خدا تعالیٰ سے تعلق قائم نہ کرے اور خدا تعالیٰ کا خیال دل میں نہ آئے تو آپ نے ظاہری نظارے تو بہت کئے لیکن اس کے باوجود خدا کو نہ دیکھا۔ ایسا ہی ہے جیسے بعض انسانوں کے ساتھ آپ رہے لیکن ان سے آپ کو کوئی شناسائی نصیب نہیں ہوئی۔ پس پہلے تو آفاقی نظر سے بھی خدا کو دیکھنے اور اس کی لقاء کی کوشش شروع کریں۔ یہ ایک بہت سطحی لقاء ہے لیکن اس لقاء کا لطف آپ کے اندر مزید ذوق پیدا کرے گا۔ اور اس ذوق کے نتیجہ میں پھر آپ کو گہری روحانی لقاء بھی نصیب ہوگی۔ یہ جو میں نے کیفیتیں بیان کی ہیں، ان کیفیتوں کو میں نے آفاقی اس لئے کہا کہ آپ باہر تمام کائنات میں جب بھی نظر ڈالتے ہیں کوئی نہ کوئی ایسا منظر ضرور دکھائی دیتا ہے جس کے ساتھ آپ کو خدا شناسی ہو سکے لیکن اس کے لئے غور اور فکر اور تدبر کی عادت ضروری ہے۔ اس کے لئے اولی الالباب ہونا ضروری ہے ..... (سورۃ آل عمران آیت ۱۹۱) یقیناً دن کے الٹنے پلٹنے میں، موسموں کے بدلنے میں نشانات ہیں مگر صاحب عقل لوگوں کے لئے وہ جو ان چیزوں کو دیکھتے ہیں تو کیا کرتے ہیں؟ ..... اللہ کو یاد کرنا شروع کر دیتے ہیں ..... نمازوں کا انتظار نہیں کرتے کہ نماز پڑھیں گے۔ تو یاد کریں گے بلکہ جس حالت میں بھی وہ کائنات کے مناظر دیکھتے ہیں، اسی حالت میں خدا تعالیٰ کو یاد کرنا شروع کر دیتے ہیں اور یہ جو کیفیت ہے یہ خدا تعالیٰ نے اس رنگ میں بیان فرمائی جیسے کوئی خود رَو بہتا ہوا پانی ہو۔ اس میں جدّوجہد کوشش محنت کا دخل نہ ہو بلکہ ایک طبیعت کی عادت بن چکی ہو۔ پس اس پہلو سے آفاق کا مطالعہ بہت ہی ضروری ہے کہ آپ کی عادت بن جائے کہ آپ کو اپنے گردوپیش میں خدا تعالیٰ دکھائی دینے لگے اور اس کی یاد دل میں پیدا ہو۔ پھر اندرونی مطالعہ ہے جو انسان اپنے دل میں ڈوب کر، اپنے نفس کی شناسائی حاصل کر کے خدا تعالیٰ کو پاتا ہے۔

انسانی مطالعہ سے اللہ تعالیٰ کی ذات نظر آتی ہے

اس ضمن میں بھی مطالعہ کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ایک تو اپنے نظام کو جو ظاہری نظام ہے۔ اس کو دیکھنا اور اس پر غور کرنا اور اس پر یہ احساس کرنا کہ خدا تعالیٰ نے کتنا حیرت انگیز جسمانی نظام انسان کو بخشا ہے اور کتنی باریک نظر سے ہماری راحتوں کا سامان مہیا فرمایا ہے۔ یہ ایک ایسا مضمون ہے جس میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، سطحی بھی ہے لیکن اس میں گہرائی بھی بہت ہے۔ جتنا سائنس دان جستجو کرتا چلا جاتا ہے اس کو انسانی جسم کے اندر حیرت انگیز نظم و ضبط اور تخلیق کے ایسے عظیم کارنامے دکھائی دینے لگتے ہیں کہ اس کی روشنی سے اس کی نظر خیرہ ہو جاتی ہے اور جتنا آگے سفر کرتا ہے اتنا ہی مزید اس کو اور اس کے پیچھے کچھ اور اس کے پیچھے کچھ اور دکھائی دینے لگتا ہے لیکن یہی مطالعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونکہ ایک اندھی آنکھ کا مطالعہ ہے یعنی روحانیت سے اندھی ہے۔ وہ اسے خدا کی طرف نہیں لے کے جاتا لیکن اس کے برعکس جو اولی الالباب ہیں، وہ جب اپنی ذات پر غور کرتے ہیں اپنے روزمرہ کے رہن سہن پہ، اپنی بھوک پہ، اپنی پیاس پہ، ان سب زہروں پر جو ہر وقت جسم سے مختلف صورتوں میں خارج ہوتے رہتے ہیں، جن کے بند ہونے پر جسم ایک عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ان سب کیفیات پر غور کے نتیجے میں ان کو اپنی کائنات کے اندر بھی خدا دکھائی دینے لگتا ہے اپنے وجود کے ذرے ذرے میں خدا دکھائی دینے لگتا ہے بسا اوقات ایسے لوگوں سے گفتگو ہوئی اور ہوتی ہے جو خدا کی ہستی کے قائل نہ ہوں اور مختلف رنگ میں انکو سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بعض دفعہ جو انسانی جسم کا شعور رکھنے والے لوگ ہیں جب وہ ملتے ہیں تو میں نے ان سے مثلاً یہ سوال کیا کہ کبھی آپ نے اپنے اوپر غور بھی کیا کہ آپ ہیں کون؟ آپ کے اندر جو یہ شعور ہے کہ میں ہوں۔ یہ فزکس کا کوئی قانون ہے یا کیمسٹری کا قانون ہے۔ وہ میں کیا چیز ہے جو بول رہی ہے۔ آپ کو دکھ کیوں پہنچتا ہے حالانکہ دکھ محسوس کرنا اور خوشی محسوس کرنا اس کے لئے کوئی فزیکل اور کیمیکل JUSTIFICATION (وجہ) ہونی چاہیئے۔ کوئی اس کے لئے جواز ہونا چاہیئے۔ میں نے کہا: میں نے آپ کو بری نظر سے دیکھ لیا۔ آپ تکلیف میں مبتلا ہوگئے کون سا قانون ہے فزکس کا اور کیمسٹری کا یا کوئی اور قانون جس کو آپ مادہ زندگی میں دیکھ سکتے ہیں کہ ایسی حرکتیں اس سے پیدا ہوتی ہوں؟ میں نے محبت کی نظر آپ کے اوپر ڈالی۔ اگر آپ کو مجھ سے تعلق ہے تو آپ کا دل خوش ہوگیا۔ یہ کیا مطلب ہے اس کا؟ یہ کیا چیز ہے ایک معمولی سی بات پر بھی آپ اپنی کیفیتوں پر بھی غور کرنا شروع کریں تو آپ کو خدا کا حیرت انگیز ہاتھ دکھائی دینے لگے گا۔ پھر میں نے بعض دفعہ ان سے پوچھا کہ اپنی آنکھ پر غور کریں۔ آنکھ کا ارتقاء، کیسے ہوا۔ ایک مکمل کیمرے سے بڑھ کر خوبصورت سیٹ ہے جو خدا نے آپ کو عطا کیا ہے۔ اور تدریج اس میں ممکن ہی نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس کے تمام اجزاء اکٹھے پیدا ہوئے ہوں۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ ریٹینا پہلے آٹومیٹیکلی (خود بخود) پیدا ہو جائے اور بغیر کسی مقصد کے اتفاقاً پیدا ہو جائے اور لینز ابھی نہ بنا ہو اور LENS بھی پھر اپنی ذات میں جو مختلف اعضاء رکھتا ہے اور اس کے ارد گرد مسلز کا جو نظام ہے جو اس کو کنٹرول کرتا ہے وہ اگر کام نہ کرے تو LENS کا کوئی بھی معنی نہیں ہے وہ مسلز جب بڑھاپے میں ڈھیلے پڑ جاتے ہیں تو آپ کو انہیں آنکھوں سے نظر آنا بند ہو جاتا ہے آپ ADJUST ہی نہیں کر سکتے اپنے آپ کو تو ایک آنکھ پر، میں نے کہا، آپ غور کر کے دیکھیں۔ اگر آپ کے اندر کوئی صداقت ہے تو آپ یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ ایک ایسا خالق ہے جو ماوراء ہے۔ میں نہیں ہوں۔ اگر میں اپنا خالق آپ ہوتا تو مجھے تو ان سب باتوں کا علم ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ یہاں ایک باشعور وجود کا ہونا ضروری ہے۔ جب تک شعور نہ ہو اس وقت تک یہ چیزیں از خود اتفاقاً بن نہیں سکتیں۔

پس اگر آپ ارتقاء پر غور کریں تو جتنا بھی غور کریں گے آپ کو معلوم ہوگا کہ ارتقاء اندھا نہیں ہے بلکہ آنکھوں والا بینا ارتقاء ہے اور اس کو باہر سے بینائی نصیب ہوئی ہے۔ اپنی بینائی سے وہ نہیں چلا۔ پس ایسا ارتقاء ہے جو چلتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ پوری بینائی رکھتا ہے۔ جب اس کو آپ غور سے دیکھتے ہیں تو بے آنکھوں کے ہے تو کیا مطلب بنے گا؟ اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ کوئی آنکھوں والا اس کو ہاتھ پکڑ کے چلا رہا ہے۔ پس جو بینا ارتقاء دکھائی دیتا ہے وہ سائنس دان کی زبان میں بینا نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کی کوئی آنکھ نہیں ہے اور باوجود اس کے اس کی حرکت، اس کا رخ، اس کے ایک جزو کا دوسرے جزو سے اجتماعی تعلق۔ یہ ساری باتیں نظر کی محتاج ہیں۔ جو ظاہری طور پر اس کو میسر نہیں لیکن اس کی تمام ادائیں، اس کا رخ، اس کے سارے اطوار ایک بینا وجود کے سے ہیں تبھی قرآن کریم نے اس سوال کو اٹھاتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم خود اپنے خالق ہو۔ عقل کے اندھو۔ غور تو کرو۔ تم تو اپنی کسی چیز کے بھی خالق نہیں ہو۔ معمولی سا نظام اس طرح بگڑے کہ جو چیز خدا کی طرف سے عطا کردہ ہے وہ مر جائے تو ساری انسانی ترقیات مل کر جو طاقت پیدا کرتی ہیں وہ بھی وہ چیز دوبارہ پیدا نہیں کر سکتیں۔ کئی بے اولاد لوگ ہوتے ہیں۔ میرے پاس علاج کے لئے اکثر آتے رہتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ اگر ان کے خلیے مر چکے ہوں تو لازماً ہاتھ کھینچنا پڑتا ہے کیونکہ موت کا کوئی علاج نہیں۔ اور جو چیز خدا نے رکھی تھی اور اب نہیں رہی۔ اس کو دنیا کی کوئی طاقت کھینچ کے دوبارہ لا نہیں سکتی۔ قرآن کریم انسان کی اس بے اختیاری اور مجبوری کا ذکر کر کے فرماتا ہے کہ تم تو اتنے کمزور ہو کہ ایک معمولی سی مکھی جو چیز تم سے چھین لے، تم اسے اسی حالت میں واپس لوٹا نہیں سکتے۔ اس کے اندر جو تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور جس طرح وہ اس کے نظام میں جذب ہو جاتی ہے۔ تمہارے ہاتھوں سے [illegible] تو ہمیشہ کے لئے چلی گئی۔ پس خدا تعالیٰ کی لقاء تو ظاہری آنکھ سے بھی ہو سکتی ہے ان معنوں میں کہ آپ اس آنکھ سے دیکھ کر آپ مزید غور کریں۔ اس کی کنہ میں داخل ہوں۔ اس

ص ۱۱

کی تہہ میں ڈوبیں اور رفتہ رفتہ آپ کو ایک عظیم جہان دکھائی دینے لگے گا۔ جس میں خالق اپنی تخلیق کے ذریعہ آپ پر ظاہر ہوگا۔ جس طرح مصور اپنی تصویر کے ذریعہ کسی پر ظاہر ہوتا ہے۔ پس تصویریں تو اتنی بے انتہاء ہیں۔ ہماری ذات کے اندر بھی۔ ہمارے گرد و پیش میں بھی کہ کوئی لمحہ ایسا میسر نہیں آسکتا جس میں انسان کے سامنے خدا کی کوئی تصویر جلوہ گر نہ ہو۔ پس نہ کوئی جگہ اس سے خالی ہے، نہ کوئی لمحۂ وقت اس سے خالی ہے۔ وہ تمام کائنات پہ محیط ہے۔ ہر جگہ ہے ان معنوں میں ہے کہ دیکھا جا سکتا ہے اور ہر لمحہ دیکھا جا سکتا ہے کوئی ایک لمحہ بھی خدا کی ذات سے عاری نہیں ہو سکتا۔

لقاء کی طرف پہلا قدم

پس لقاء کے مضمون کو سمجھ کر اپنے اندر شعور پیدا کرنا یہ لقاء کی طرف پہلا قدم ہے۔ پھر جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ اپنے اندر ذوقی لطافتیں پیدا کریں تاکہ یہ دیدار جو ہے یہ محض ایک غائب کا دیدار نہ ہو بلکہ ایک ایسے حاضر کا دیدار ہو جو دیکھ کر پھر آنکھوں سے آنکھیں ملائے ورنہ یہ سارے نظارے یوں ہوں گے جیسے آپ کسی چیز کا حسن دیکھ رہے ہیں لیکن علم نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ وہ نظر آنے کے باوجود بھی پردوں میں رہے گی لیکن اگر وہ صاحب بصیرت ہو اور آپ اسے دیکھ رہے ہوں اور نظر، نظر سے مل جاتے، پھر وہ لقاء میں ایک اور مضمون داخل ہو جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ تو ایک ایسا وجود ہے جو بصیرت عطا کرنے والا اور بصارت بخشنے والا ہے وہ بے بصیرت تو نہیں، بے بصارت تو نہیں۔ پس اگر اس سے لقاء کرنی ہے تو ان نظاروں کو پھر مقابل پہ پیدا ہونے والے نظاروں کے ساتھ ملا کر دیکھیں۔ تب لقاء کا مضمون آگے بڑھے گا اور اس میں ایک نیا لطف پیدا ہو جائیگا۔ ایک ایسا آدمی جو غافل سویا پڑا ہو اگر اندھا نہ بھی ہو، آپ اس کے حسن کا نظارہ کرتے چلے جائیں اس کے باوجود آپ کو پوری تسکین نصیب نہیں ہو سکتی۔ ہاں جب آنکھیں کھولے پھر یہ فیصلہ ہوگا کہ آپ نے مزید لطف حاصل کرنا ہے یا آپ کے نصیب میں بے قراری لکھی گئی ہے۔ اگر ان آنکھوں میں پیار ہے، اگر ان آنکھوں میں محبت ہے، شناسائی ہے، تعلق ہے تو وہ حسن کا نظارہ اچانک ایسی عظیم کیفیتوں میں تبدیل ہو جائے گا کہ پہلے نظارے کو اس کے ساتھ کوئی بھی نسبت نہیں رہتی۔ اور اگر اس میں نفرت کے آثار پاتے جاتے ہیں بیزاری کے آثار پائے جاتے ہیں۔ تو وہ جو پہلا لطف تھا وہ بھی ہاتھ سے گیا۔ پس خدا تعالےٰ ایک باشعور زندہ ہستی ہے جو زندگی کا سرچشمہ ہے اور شعور کا سرچشمہ ہے فرماتا ہے ..... تم محض اپنی آنکھ سے اس کو نہیں دیکھ سکتے۔ ہاں اس کی آنکھ تمہیں پاتی ہے وہ تم تک پہنچتا ہے۔ پس ان سب نظاروں کے ذریعے لقاء کا ایک قدم تو لازماً اٹھ چکا ہوتا ہے لیکن جب تک وہ اس قدم میں تبدیل نہ ہو کہ خدا میں حرکت پیدا ہو جائے اور وہ آپ کی طرف آئے، اس وقت تک لقاء کا مضمون پورا نہیں ہو سکتا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس دہری حرکت کو ہی لقاء قرار دیا ہے۔ فرمایا: بندہ خدا کی طرف ایک قدم اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دس قدم اس کی طرف آتا ہے۔ وہ چل کر اس کی طرف جاتا ہے تو وہ دوڑتا ہوا اس کی طرف آتا ہے۔ پس پاتا وہی ہے جو تیز ہو۔ جو سست ہو اس کی طرف پانے کا مصدر منسوب نہیں ہو سکتا جو چیز کھڑی ہو آپ اس کی طرف حرکت کرتے ہیں۔ آپ اس کو پاتے ہیں۔ اور جو چیز کھڑی ہے اس تک جب آپ پہنچیں گے تو آپ ہی پائیں گے۔ وہ تو آپ کو نہیں پاتی حقیقت میں۔ اور رفتاروں کا موازنہ بھی دراصل RELATIVITY نسبتی کے تصور میں ایسی ہی کیفیت پیدا کر دیتا ہے جو چیز ہلکی رفتار سے کسی طرف بڑھ رہی ہے اور اس کے مقابل پر کوئی چیز تیز رفتار سے اس کی طرف آرہی ہے تو جو تیز رفتار سے آتی ہے وہ پاتی ہے نہ کہ ہلکی رفتار والی۔ تو خدا تعالیٰ ہی ہے جو دراصل لقاء کی تمنا رکھنے والے کو ہمیشہ پاتا ہے اور اس کے لئے جب تک آپ کو مقابل پہ وہ حرکت دکھائی نہ دے، اس وقت تک آپ کو لقاء کا مزہ صحیح معنوں میں نہیں آسکتا ایک فلسفیانہ لقاء ہوگی ..... عقل کے ذریعے بھی تمہیں لقاء ملے گی مگر ..... پوری روشنی نصیب نہیں ہو سکتی۔ اس طرف ہے کون۔ اس کا جواب جب تک اس طرف سے نہ آئے محض یکطرفہ نظارے سے آپ تسکین نہیں پا سکتے۔ بعض کہانیوں میں ہم نے پڑھا ہوا ہے کہ بعض آباد کے آباد شہر لوگ چھوڑ کے چلے جایا کرتے ہیں اور ان میں کوئی وجود نہیں ہوتا۔ یہ کہانیوں کا قصہ تو بچپن کی باتیں تھیں۔ اب ایسے شہر دریافت ہوئے ہیں جنوبی امریکہ میں جہاں بالکل یوں لگتا ہے کہ اس کہانی کا مضمون صادق آتا ہے۔ بعض شہر دریافت ہوئے ہیں جن میں کوئی تباہی نہیں آئی۔ کوئی جنگ کے آثار نہیں ہیں مگر کوئی نہیں سمجھ سکا اب تک کہ کونسی بلا نازل ہوئی جس کے نتیجے میں لوگ رستا بستا شہر چھوڑ کر الوداع کر گئے اور اسی طرح شہر کی چیزیں پڑی کی پڑی رہ گئیں۔ کیا پتہ کون تھے کہاں چلے گئے اور پھر واپس آنے والے بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں کہ نہیں یعنی انہوں نے تو بہر حال واپس نہیں آنا جو مدتوں پہلے گزر گئے لیکن خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق یکطرفہ نظارہ ایسی ہی کیفیت پیدا کرتا ہے۔ ابہام کی اور تفکرات کی اور سوچ کی کہ وہ کون ہے۔ کہاں ہے؟ ہے بھی کہ نہیں؟

خدا کے لقاء کا پہلا قدم اعلیٰ اخلاق ہیں

پس وہ قومیں جو دنیادار ہو گئیں ان کو اگر اتنی بصیرت نصیب ہوئی کہ انہوں نے خدا کی ہستی کے آثار دیکھے۔ ان میں سے کئی فلاسفر ایسی کتابیں لکھتے ہیں کہ خدا DEAD (مردہ) ہے یعنی ہوگا ضرور۔ ہم انکار نہیں کر سکتے لیکن اب نہیں رہا...... پس اگلا قدم لقاء کا بہت ضروری ہے۔ اور اس کے لئے اپنے ذوق کی لطافت پیدا کرنا ضروری ہے۔ اپنے گھر کو سجانا ضروری ہے۔ عام معمولی مہمان کے لئے بھی آپ تیاری کرتے ہیں۔ کچھ نہ کچھ حسب توفیق اپنے گھر کو سجاتے ہیں۔ اگر غریب بھی ہو تو کچھ کھانے کا معیار بلند کر لیتا ہے۔ جس حد تک بھی اس کو توفیق ہو تو جب خدا کا نظارہ کیا اور دل یہ چاہا کہ وہ آپ کی ذات میں داخل ہو جائے تو اس کے لئے آپ کو ضرور تیاری کرنی ہوگی اور اس تیاری کا پہلا قدم اعلیٰ اخلاق ہیں۔ اعلیٰ اخلاق کے بغیر حقیقت میں خدا کی لقاء ممکن نہیں ہے جزوی لقاء تو ہو سکتی ہے کیونکہ لقاء کے بعض نظارے جزوی اصلاح سے بھی تعلق رکھتے ہیں لیکن یہ ایک اتفاقی واقعہ، اتفاقی حادثے کی صورت میں ہو سکتا ہے۔ وہ لقاء جو دائمی لقاء ہے جو مسلسل خدا کی ذات میں آگے بڑھنے کا نام ہے، وہ لقاء اخلاقی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ آپ کو کسی انسان کا حسن دل بھلانے والا دکھائی دے۔ آپ کے اندر ایک کشش پیدا ہو جائے گی۔ آپ جب اس سے ملتے ہیں تو کچھ دیر کے بعد آپ محسوس کرتے ہیں کہ وہ بات نہیں۔ ہمیں خواہ مخواہ کی کچھ دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ ظاہری شکل وصورت ہے مگر کوئی ایسے اخلاق نہیں ہیں کہ جو اس کشش کو دوام بخش سکیں جو پہلے پیدا ہوئی تھی بعض دفعہ تو معمولی سی بات سے بھی ساری کشش کافور ہو کر اڑ جاتی ہے۔ انگلستان کے ایک مصنف ہیں جنہوں نے ایک واقعہ بیان کیا کہ میں ایک دفعہ ایک دکان میں داخل ہوا اور وہاں ایک ایسی حسینہ مجھے دکھائی دی جس کو دیکھ کر مجھے یقین آ گیا کہ ایک نظر میں محبت ممکن ہے۔ اور چند لمحوں بعد اس سے ملاقات کا بھی ایک سامان پیدا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ سے کوئی بنڈل تھا جو گر گیا۔ میں نے دوڑ کر لپک کر اس بنڈل کو اٹھایا اور اس کے سپرد کیا۔ اس نے جس FLAT (فلیٹ) آواز میں شکریہ ادا کیا وہ اس طرح جذبات سے عاری، خالی اور کھوکھلی آواز تھی کہ مجھے دوسرا یقین یہ ہو گیا کہ ایک لمحے میں محبت غائب بھی ہو سکتی ہے یعنی اگر لمحے میں پیدا بھی ہو سکتی ہے تو پھر ایک لمحے میں ختم بھی ہو سکتی ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ انسانی تجارب میں یہ بات آتی ہے کہ محض حسن کا نظارہ کافی نہیں ہوا کرتا جب تک گہرا حسن نہ ہو اور خدا تعالیٰ کو آپ ایسا بے ذوق سمجھیں........ کہ آپ کے اندر حسن کے کوئی آثار پائے نہ جائیں اور وہ پھر بھی آپ کا دوست بنا پھرتا رہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ جس قسم کی ذات سے تعلق قائم کرنا ہے اپنی توفیق کے مطابق کیونکہ یہاں اپنی توفیق شرط ہے۔ وہ لامحدود ہے اور ہم محدود ہیں، اس لئے مجبوری ہے۔ اپنی توفیق کے مطابق کچھ تو زینت اختیار کریں۔ غریب دلہنیں بھی دولہا کے گھر سج کے جایا کرتی ہیں۔ ایک پنجابی شاعر، صوفی شاعر ہیں۔ ان کا پنجابی شعر تو مجھے یاد نہیں لیکن مضمون بڑا پیارا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ساری رات میں ناچ کے اپنے روٹھے یار کو مناؤں۔ اور مراد یہ ہے کہ خدا کے حضور گریہ وزاری کروں۔ عبادت کروں تو ہر شخص اپنی توفیق کے مطابق اپنے اندر کچھ زینت ایسی پیدا کر سکتا ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے پیار اور محبت کی نظر اس پر پڑے اور وہ زینت کی تکمیل کا انتظار نہیں کرتا۔ یہ اس کی رحمانیت ہے بلکہ زینت کے آغاز پر ہی وہ اپنا جلوہ دکھاتا ہے۔ اس لئے ہر وہ شخص جو لقائے باری تعالیٰ کی خاطر اپنی ذات میں کوئی اصلاح پیدا کرتا ہے۔ اپنے اخلاق کو حسن عطا کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ پہلے سے بہتر میں خدا کے وصال کے قابل بن جاؤں۔ ایسے شخص پر پھر خدا خود نازل ہوتا ہے اور اس کے نزول کے ساتھ پھر باقی اصلاح ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ میں اصلاح بہت آسان ہے

پس یہ جو مضمون ہے اس کو سمجھتے ہوئے رمضان شریف میں اپنے اوپر غور کریں۔ بعض دفعہ خدمت سلسلہ کرنے والے جو خط لکھتے ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بہت ہی اصلاح کی گنجائش ہے اور بہت تکلیف دہ حالت ہے۔ میں نے ایک لمبا سلسلہ خطبات کا شروع کیا تھا، مختلف اخلاق پر زور دینے کے لئے، مالی لین دین، بیویوں سے سلوک، خاوندوں سے سلوک، دوستوں سے گفتگو میں، طرز تکلم میں اصلاح وغیرہ وغیرہ۔ وہ اگلی صدی میں داخل ہونے کا بہانہ سامنے رکھ کر تاکہ اس طرح جماعت میں ایک ولولہ پیدا ہو، جوش پیدا ہو، میں نے وہ باتیں بیان کیں لیکن حقیقت میں تو ان باتوں کا صدیوں سے تعلق نہیں تھا وہ ایک دائمی اہمیت، دائمی حیثیت کی باتیں ہیں۔ حقیقت میں ان باتوں کا صدیوں سے نہیں بلکہ ہر آنے والے لمحے سے تعلق ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی وہ لقاء جو زبردستی کی لقاء ہوگی، ہمارا اس میں اختیار نہیں۔ ہم نے بہر حال لوٹ کے اس کے پاس جانا ہے۔ وہ تو صدیوں کا انتظار نہیں کیا کرتی۔ اس میں تو لمحے لمحے کی بھی ہمیں خبر نہیں کہ اب ہو گی یا اگلے لمحے ہو گی۔ پس وہ ساری باتیں ایسی ہیں جن کا لمحات سے تعلق ہے اور ہر آنے والے لمحے سے تعلق ہے۔ ان باتوں میں اصلاح کریں اور پھر دیکھیں کہ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی لقاء زیادہ آسان ہونی شروع ہو جائے گی اور بعض دفعہ اخلاق کی ترقی کے ساتھ انسان جزوی طور پر خدا کو اس طرح پانا شروع کر دیتا ہے کہ اس کو پھر چسکا پڑ جاتا ہے۔ پھر وہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر اور آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور جو لقاء کا لطف ہے وہی اگلے قدموں کے لئے غذا بن جاتا ہے لیکن اگر وہ لطف ہی نصیب نہ ہوا ہو تو اگلے قدم کے لئے طاقت نہیں ہوتی بلکہ قدم واپس مڑتے ہیں اور دنیاوی مادی لذتوں کی طرف جھکتے ہیں اور انسان دن بدن اپنے ذوق میں زیادہ سفلہ پن محسوس کرنے لگتا ہے لیکن ایسے بھی ہیں جو کوئی محسوس نہیں کرتے۔ ان کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ پس خدا کی طرف سفر کے لئے ذوق کا لطیف تر ہوتے چلے جانا نہایت ضروری ہے۔ پس اپنے ماحول میں، اپنے بچوں سے گفت وشنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں۔ اپنی بیویوں سے گفت وشنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں۔ بیویاں خاوندوں سے گفت وشنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں۔ بھائی بہنوں سے، دوستوں سے بے تکلفی کے باوجود ایک اخلاق کا پاس ضرور رکھا کریں۔ کیونکہ وہ بے تکلفی جو بدتمیزی پر منتج ہو جائے، وہ بے تکلفی جس سے کلام میں بدخلقی پیدا ہو، وہ بے تکلفی حقیقت میں ایک مہلک زہر ہے۔ وہ دوستیوں کو تباہ کرنے والی بے تکلفی ہوا کرتی ہے دوستیوں کو بڑھانے والی نہیں ہوا کرتی اور ہمارے ملک میں خصوصیت سے یعنی پاکستان اور ہندوستان میں بھی اب یہ کثرت سے رواج ہو رہا ہے کہ بے تکلفی اور دوستی کا اظہار گندی گالیوں سے کرنا ہے۔ اور یہ گندی گالیاں پھر آہستہ آہستہ ایسی عادت بن جاتی ہیں کہ اس میں انسان کو شعور ہی نہیں رہتا کہ میں کہہ کیا رہا ہوں اور کر کیا رہا ہوں۔ ہمارے ایک خادم سلسلہ نے خدام الاحمدیہ کے اصلاحی دوروں کے سلسلہ میں حیدرآباد ڈویژن کا اور بعض دوسرے علاقوں کا سفر کیا تو ان کا بڑا تکلیف دہ خط موصول ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ماحول کو تو میں جانتا ہی ہوں۔ کیا حال ہو چکا ہے؟ مجھے تعجب ہوا کہ بعض دیہاتی احمدی جماعتوں میں بھی زبان کی صفائی کا خیال نہیں ہے۔ وہ عام روزمرہ گالیاں دینے لگ گئے ہیں محاورے کے طور پر۔ ہل چلا رہے ہیں تو اور کچھ نہیں تو بیل کو ہی ساتھ گالیاں دیتے جاتے ہیں۔ کسقدر بیوقوفی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک فرق میں نے ضرور دیکھا کہ اگر باقی معاشرے کی اصلاح کے لئے میں عمر بھی وقف کر دیتا تو کسی نے میری بات نہیں ماننی تھی۔ میں عمر کا چھوٹا ہوں۔ ان سے ناواقف بھی تھا جن کے پاس پہنچا لیکن جب میں نے ان کو سمجھایا کہ تم ہو کون اور تم سے کیا توقعات ہیں تو ہر ایک نے فوری طور پر مثبت ردعمل دکھایا اور پھر کہتے ہیں کہ میں نے دوروں میں دوبارہ جا کر رابطے کئے تو مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ وہ محض ایک فرضی ردعمل نہیں تھا بلکہ واقعتاً ان کے اندر تبدیلیاں پیدا ہو رہی تھیں۔ پس احمدیت کی مٹی میں یہی تو مزا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ واقعۃً وہ مٹی ہے جو نم ہو تو بہت زرخیز ہے۔ اس وقت احمدی معاشرے کی اصلاح مشکل نہیں ہے کیونکہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے دلوں میں ایک ایسی نرمی پیدا کر دی ہے اور وہ ملائمت پیدا کر دی ہے جس کے نتیجے میں جس طرح آپ موم کو جس طرح چاہیں ڈھال لیں، یہ مٹی نیکی میں ڈھلنے کے لئے موم کی طرح اثر رکھتی ہے۔ اور بدی میں ڈھلنے کے لئے سخت ہو جاتی ہے۔ بیک وقت اس مٹی میں یہ دو خصوصیات موجود ہیں۔ خدا ان خصوصیات کو ہمیشگی کی زندگی دے۔ جس قوم میں یہ خصوصیات پائی جائیں ان کی اصلاح آسان ہو جایا کرتی ہے اور بہت ہی ہوا کے رُخ پر چلنے والی بات ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے ہاتھوں میں ڈھلنے والی مٹی کی یہ تعریف فرمائی .... یہاں .... جو سختی بتائی گئی ہے، دراصل کفّار کی عادات کے خلاف سختی مراد ہے۔ کفر کے خلاف سختی ہے۔ جہاں تک بدی کا تعلق ہے وہ بدی اُن کے اوپر اثر ڈالنے کی کوشش کرتی ہے اور نامراد رہتی ہے۔ وہ اُن کو اپنے رنگ میں ڈھال نہیں سکتی لیکن جہاں ایمان لانے والوں کے اثر قبول کرنے کا معاملہ ہے۔ فرمایا .... وہ نہایت ہی نرم اور بہت ہی تعاون کرنے والے اور جھکنے والے اور ان کے سامنے مٹ جانے والے لوگ ہیں۔ پس جو کوشش بھی آپ آج جماعت احمدیہ میں اصلاح کی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ردّ عمل عام دنیا کے ردّ عمل کے مقابل پر ایک بالکل جداگانہ ردّ عمل ہے۔ محض باشعور طور پر محنت کی ضرورت ہے۔ پس ہمارے نظام سے تعلق رکھنے والے جتنے بھی عہدیداران ہیں خواہ وہ خدام الاحمدیہ سے تعلق رکھتے ہوں، لجنہ سے تعلق رکھتے ہوں، انصار سے تعلق رکھتے ہوں اور نظام جماعت کے دوسرے عہدیدار وہ ان باتوں کا خیال کریں اور اس رمضان میں خصوصیت سے ہر جگہ یہ شعور بیدار کریں کہ ہم نے خدا سے لقاء کی دعائیں مانگنی ہیں اور لقاء کی تیاریاں کرنی ہیں اور اس کی لقاء کی خاطر اپنے گھروں کو سنوارنا ہے۔ اپنے صحنوں کو جھاڑو دینے ہیں اور اپنی دیواروں کو دھونا اور صاف کرنا اور اپنے فرشوں کو مانجھنا ہے۔ جس طرح ایک اچھے مہمان اور پیارے مہمان کی تیاری ہر گھر کرتا ہے خواہ وہ غریب ہو، خواہ امیر ہو۔ ہم نے اپنی توفیق کے مطابق اپنے گھر کو خدا کے لئے سنوارنا ہے تاکہ وہ ایک معزز مہمان کی طرح یہاں نازل ہو۔

کئی دفعہ اگر وقت نہ بھی ہو اور پتہ چلے کہ کوئی شخص بے چارہ تیاری کر کے بیٹھا ہوا ہے تو انسان مجبوراً بھی وہاں چلا جاتا ہے۔ مَیں نے سفروں کے دوران دیکھا ہے۔ وقفِ جدید، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ کے دوران میں نے پنجاب میں بڑے سفر کئے ہیں۔ بعض دفعہ ہمارے دورے میں ایک گاؤں نہیں ہوا کرتا تھا اور اُن کو پتہ ہوتا تھا کہ یہ دورے میں شامل نہیں ہے۔ گاؤں والے پہنچ جاتے تھے۔ کہتے تھے کہ جی ہم تو تیاری کر کے بیٹھے ہیں۔ کیا کریں؟ اس میں محبت کا ایک ایسا جذبہ پایا جاتا ہے کہ دوسرے کو بے اختیار کر دیتا ہے۔ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو جی تیار بیٹھے ہیں تو پھر انسان کیسے کہہ دے۔ اچھا تیار بیٹھے رہو۔ ہم نہیں آ سکتے۔ مجبوراً وقت نکالنا ہی پڑتا ہے۔ کچھ وہاں سے پھر وقت کھینچا، کچھ کہیں سے کھینچ کے لمبا کیا۔ بہر حال وقت دینا پڑتا ہے تو اگر انسان میں ایسا جذبہ ہے احسان مندی کا تو خدا تعالیٰ نے تو ہمیں احسان سکھایا ہے۔ وہ ہمارے احسان کا بھی خالق ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ آپ خدا کے لئے کچھ تیاری کریں اور خدا کی طرف سے کورا سا جواب مل جائے کہ میرے پاس تمہارے لئے وقت نہیں ہے کہ تم پوری طرح صاف نہیں ہوئے۔ پس صاف ہونے کی کوشش شروع کر دیں۔ پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح آپ پر اپنی رحمت کا جلوہ دکھاتا ہے۔ وہ جھکا کرتا ہے۔ آپ میں اٹھنے کی طاقت نہیں ہے .... پس آپ لقائے باری تعالیٰ کی تیاری کریں اس طرح تفصیل سے اس مضمون کو سمجھنے کے بعد کچھ نہ کچھ ضرور شروع کر دیں اور آج کے بعد جب رمضان ختم ہو تو دیکھیں کہ آپ نے کتنا خدا کی ذات میں سفر کیا ہے۔ وہی سفر سفر ہوگا جو رمضان کے بعد بھی جاری رہے گا۔ وہ سفر جہاں آپ پھسل کر واپس آ جائیں وہ سفر سفر نہیں ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کوششوں میں انسان پھسلتا رہے لیکن جب ایک مقام کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر اس کے بعد پھسلنا نہیں ہونا چاہیئے۔

ہم نے کئی دفعہ بچپن میں ایسے POLES پر چڑھنے کی کوشش کی جس میں انسان پھسل جاتا ہے۔ بعض درختوں پر انسان چڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور پھسل جاتا ہے کیڑیاں بھی دیواروں پر چڑھتی ہیں اور پھسل جاتی ہیں لیکن اگر انسان عزم جاری رکھے تو بار بار پھسلنے کے باوجود پھر ایک موقعہ ایسا نصیب ہوتا ہے جب انسان اُس چوٹی کو پا لیتا ہے جس کی طرف وہ حرکت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب اس درخت پر چڑھ کر اس چوٹی پر بیٹھتا ہے تو پھر کوئی پھسلنا نہیں ہے۔ پھر اپنی مرضی سے نیچے اترے تو اترے۔ ایک اور ہی لطف اس وقت فتح کا محسوس ہو رہا ہوتا ہے کہ اب میں مقام محفوظ پر پہنچ گیا ہوں۔ پس اِس لقاء کو جو اس رمضان کے دوران حاصل ہو، اِس پیمانے پر جانچیں اور دیکھیں کہ آپ نے جو کچھ خدا کا پایا تھا، رمضان گزرنے کے بعد بھی ہاتھ میں رہا یا نہ رہا۔ اگر نہیں رہا تو پھر میرا آپ کو یہی پیغام ہو سکتا ہے کہ کوشش جاری رکھیں اور نہیں تو بار بار گرنے والی کیڑیوں سے ہی سبق حاصل کریں۔ پھسلیں۔ بے شک پھسلیں مگر پھر اس نیّت کے ساتھ دوبارہ سفر شروع کریں کہ مَیں نے ہمت نہیں توڑنی اور ضرور اپنے مقصد کو حاصل کر کے چھوڑنا ہے پھر .... آپ کے پھسلنے سے نقصان نہیں ہوگا۔ لیکن اگر پھسلنے کا مطلب یہ ہے کہ اگلے رمضان تک مسلسل خدا سے دور ہی ہٹتے چلے جانا ہے تو پھر یہ لقاء نہیں ہے۔ اس کا جو کچھ اور نام رکھ دیں لیکن اسے آپ لقاء نہیں کہہ سکتے۔ پس اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو حقیقت میں لقاء کے مضمون کا عرفان عطا فرمائے اور اس مضمون کو سمجھنے کے بعد لقائے باری تعالیٰ نصیب کرے۔ سب سے بڑی دنیا کی طاقت مذہبی قوموں میں لقاء سے حاصل ہوا کرتی ہے۔ اتنا بڑا کام ہے ہمارے سپرد۔ اتنے بڑے انقلابات ہم نے برپا کرنے ہیں کہ لقاء کے بغیر ناممکن ہے کہ ہم اس کام کو سرانجام دے سکیں۔ پس اس کی اہمیت کو سمجھیں۔ جتنے زیادہ صاحبِ لقاء جماعت احمدیہ کو نصیب ہوں گے اتنے ہی جلدی بڑے بڑے عظیم الشان انقلاب دنیا میں برپا کرنے کی ہمیں توفیق عطا ہو گی۔ اللہ کرے کہ جلد تر ہمیں یہ توفیق نصیب ہو۔"

ـــــــ ○ ـــــــ

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا کہ

"کچھ عرصے سے بعض دوستوں کی طرف سے جنازہ غائب کی درخواستیں موصول ہوتی رہی ہیں جو جمع ہوتی رہی ہیں۔ بعض کے متعلق میرا خیال تھا کہ شائد پڑھا دیا ہے لیکن آج پرائیویٹ سیکرٹری نے جو فہرست دی ہے، معلوم ہوتا ہے وہ پہلی فہرستیں نظر سے اوجھل رہی ہیں۔ صدر انجمن کی طرف سے بھی باقاعدہ بعض سفارشات موصول ہوئی ہیں۔ پس چونکہ یہ فہرست بہت لمبی تھی۔ اس لئے مَیں نے اس سے پہلے امام صاحب سے کہا تھا کہ پڑھ کر سب کو سنا دی جائے۔ پس نماز جمعہ کے بعد ان سب کی نماز جنازہ ہو گی۔

اس میں بعض ایسے متوفی شامل ہیں۔ جن کا مختصراً ذکر مناسب ہو گا۔ ایک ہمارے قادیان میں پرانے خادم سلسلہ شریف احمد صاحب امینی کچھ عرصہ ہوا وفات پا گئے۔ اسی طرح چوہدری عبدالعزیز صاحب کھوکھر۔ تحریک جدید کے پرانے خادم تھے، عبدالقیوم صاحب کھوکھر، ان کے بیٹے جرمنی میں ہیں۔ بشارت احمد صاحب امروہی بھی سلسلے کے پرانے خادم واقفِ زندگی۔ اسی طرح ہمارے یہاں کے انگلستان کے واقفِ زندگی (مربی) مجید احمد صاحب سیالکوٹی کی والدہ بھی وفات پا گئیں۔ مبشر احمد صاحب طارق۔ مربی سلسلہ۔ کی والدہ بھی وفات پا گئی ہیں۔ مسعود احمد صاحب دھلوی۔ سابق مدیر الفضل کے نام سے سب جماعت شناسا ہے یہ بھی بڑا مخلص فدائی خاندان ہے۔ ان کے نوجوان بیٹے جرمنی میں پیچھے کچھ عرصہ ہوا وفات پا گئے تھے۔

اسی طرح ہمارے امریکہ کے (مربی) اظہر حنیف صاحب کے برادرِ نسبتی اسلم ندیم چوہدری کراچی میں وفات پا گئے۔

ہمارے ایک (مربی) اللہ دتّہ صاحب مبشر۔ وقفِ جدید کے (معلّم) ہوا کرتے تھے۔ بہت سادہ طبیعت اور کم تعلیم یافتہ لیکن بہت ہی روشن دماغ والے اور صاحبِ عرفان انسان تھے۔ چوروں قطب بنانے والا مضمون کچھ نہ کچھ اِن پر ضرور صادق آتا ہے۔ واقعۃً چور اور ڈاکو تھے جب انہوں نے احمدیت کو قبول کیا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے بعد خدا کی راہ میں اتنی تکلیفیں اُٹھائیں، اتنی ماریں کھائیں۔ جن علاقوں میں ان کے رعب سے لوگ کانپتے تھے وہاں جاکر انہوں نے ماریں بھی کھانی شروع کیں لیکن بڑے باہمت انسان تھے۔ ان کا مجھے بارہا اکثر خط آتا تھا کہ میرا جنازہ آپ نے ضرور پڑھانا ہے۔

صالحہ ایاز بیگم صاحبہ اہلیہ مختار احمد صاحب ایاز۔ والدہ افتخار احمد صاحب ایاز۔ جو طوالو کے ہمارے فاتح ہیں...... جنہوں نے طوالو میں طوعی طور پر دعوت الی اللہ کا کام کر کے جماعت قائم کی۔ جس سے آگے پھر وہ بنیاد بنی جس کے نتیجے میں ہم نے پھر اللہ کے فضل سے ساؤتھ پیسفک کے جزائر پر (دینِ حق) کا علم بولا ہے اور ایسے ایسے جزائر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے (دینِ حق) نافذ ہوا ہے جہاں اس سے پہلے کوئی بھی (اس کا پیروکار) نہیں تھا۔ پس یہ ان فتوحات کا پیش خیمہ بنا ہے۔ ان کی والدہ کا بھی خاص طور پر ذکر کرنا ضروری تھا

اسی طرح ہمارے ڈاکٹر نصیر احمد صاحب چوہدری جو امریکہ میں ہیں، بہت ہی مخلص اور قربانی کے میدان میں پیش پیش۔ ان کے والد چوہدری ناصر احمد صاحب امریکہ میں پیچھے وفات پا گئے۔ ان کا بھی مَیں نے وعدہ کیا ہوا تھا لیکن مجھے اب پتہ لگا ہے کہ جنازہ پہلے نہیں ہو سکا تھا۔

عنایت اللہ صاحب والد مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب یہ بھی سلسلے کے ایک فدائی خاندان سے تعلق رکھنے والے بزرگ ہیں۔

پروفیسر عطاء الرحمن صاحب...... کی اہلیہ وفات پا گئی ہیں۔

اسی طرح کراچی کے ڈاکٹر طاہر کی بیگم ڈاکٹر زبیدہ طاہر ہاشمی جو سلسلے کی ایک بہت ہی مخلص خادمہ تھیں۔ وہ بھی کینسر میں کچھ عرصہ تکلیف اٹھا کر وفات پا گئی ہیں۔

چوہدری شاہنواز صاحب کا ذکرِ خیر

اور آپ کی جماعت میں ایک ابھی تازہ حادثہ ہوا ہے یعنی چوہدری شاہنواز صاحب کے وصال کی اطلاع لاہور سے ملی ہے۔ یہ جماعت لندن کے ایک بہت ہی مخلص اور فدائی ممبر تھے اور جب سے مَیں یہاں آیا ہوں مَیں نے ان کو نصرت کے میدانوں میں ہمیشہ صفِ اوّل میں دیکھا ہے۔ جب بھی کوئی تحریک ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے فوری طور پر انہوں نے اس تحریک میں بڑھ کر چڑھ کر حصہ لیا بلکہ اس رنگ میں کہ اپنے خاندان کو اپنے طور پر حصہ لینے کی شہہ دلائی اور ایک ہی تحریک میں دو دو الگ الگ حصہ لیتے رہے۔ چوہدری شاہنواز صاحب اپنے طور پر اور ان کے بچے، بہوئیں، بیٹیاں اور داماد وغیرہ یہ سارے اپنے طور پر اکٹھا حصہ لیتے رہے۔

اِن کا مجھ سے تعلق رفتہ رفتہ بڑھا ہے۔ پہلے مَیں اِن سے بہت زیادہ متعارف نہیں تھا۔ لیکن شروع میں جب (امامت) کے بعد انہوں نے مجھ سے گہرا رابطہ قائم کیا تو حجاب کے طور پر یہ اس طرح اپنا تعارف کرایا کرتے تھے کہ مَیں خود تو شاید (امامت) سے تعلق میں اتنا مرتبہ نہیں رکھتا ہوں لیکن میری بیوی آپ کی پکّی مریدنی ہے۔ پس وہ ہمیشہ آپا مجیدہ کا تعارف آپ کی مریدنی کے طور پر کرا کر پھر اس رستے سے تعلق میں داخل ہوتے تھے اور پھر رفتہ رفتہ خدا کے فضل سے یہ تعلق اتنا بڑھا یا کہ پھر ایک دن مَیں نے ان کو کہا کہ اب آپ کی مریدنی کی ضرورت نہیں رہی ہے۔ اب تو آپ خود مرید ہو چکے ہیں تو چہرے پر بہت ہی بشاشت کی مسکراہٹ آئی اور اس کے بعد پھر انہوں نے وہ ذکر ضروری نہیں سمجھا تو ان کو بھی (دعا میں یاد رکھیں) اِن کی اولاد بھی خدا کے فضل سے بڑی مخلص فدائی اور منکسر مزاج ہے۔ یہ بڑی خوبی ہے اس خاندان میں اور بڑا وسیع احسان کرنے والے تھے یہ۔ جماعت ہی کی خدمت نہیں بلکہ غرباء، دوسرے خاندانوں پر، عزیزوں اور رشتے داروں کے علاوہ بھی بڑا وسیع احسان کا اِن کا دائرہ تھا اور جو اصل خوبی کی بات، جس سے مَیں بہت متاثر ہوا کرتا تھا وہ یہ تھی کہ محض روپے پیسے سے مدد نہیں کرتے تھے بلکہ اقتصادی طور پر خاندانوں کو تعمیر کرتے تھے اور ایسے بہت سے خاندان ہیں جن کی اقتصادی تعمیر میں انہوں نے حصہ لیا ہے۔ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوئے ہیں۔ باعزت روزی کمائی اور بڑے بڑے خدا کے فضل سے صاحبِ دولت بھی بن گئے۔

تو ان سب کے لئے جو اپنے اپنے رنگ میں احمدیت کے پھول ہیں۔ کسی کا رنگ کچھ کسی کا کچھ۔ اِن سب کو نمازِ جنازہ میں خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں"

خبریں

مُلکی خبریں

○ متحدہ اپوزیشن کے راہنماؤں نے گذشتہ روز ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین سے ملاقات کی وفاقی حکومت کی طرف سے گورنر سندھ کو ایم کیو ایم سے فوری طور پر مذاکرات کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے راہنما اور پی ایس ایف کراچی کے سابق صدر نجیب احمد جو گذشتہ دنوں قاتلانہ حملے کے بعد ہلاک ہو گئے تھے ان کے قتل پر کراچی میں یوم سیاہ منایا گیا۔ کراچی کے علاوہ لاہور اور دوسرے شہروں میں بھی احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔

○ جمیعت العلمائے پاکستان کے راہنما مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ مولانا الورری کی دستبرداری کے لئے ہم نے کوئی شرائط طے نہیں کی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بنیاد پر کسی کی نشست کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔

○ پارلیمانی امور کے وزیر مملکت ڈاکٹر شیر افگن نیازی نے کہا ہے کہ مولانا عبدالستار خان نیازی نے حلقہ ۹۹ سے مولانا الورری کی دستبرداری پر مضمون لکھ کر اپنے خلاف خود ثبوت فراہم کئے۔ اسی طرح کے ایک کیس میں ۱۹۸۶ء میں جونیجو کو صدر ضیاء نے آرڈیننس جاری کر کے بچا لیا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔

○ پیپلز پارٹی کراچی ڈویژن کے صدر راشد ربانی نے نجیب احمد کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے تک تادم مرگ بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔

○ ملک غلام مصطفےٰ کھر نے کہا ہے کہ ہمارے پاس پنجاب میں اکثریت موجود ہے جب وزیر اعظم کہیں گی ہم اپنا اپریشن شروع کر دیں گے۔

○ سکھر میں نقاب پوش دہشت گردوں کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک اور دوسرا زخمی ہو گیا۔

○ کراچی حیدر آباد اور سکھر میں ۳۵ دہشت گرد گرفتار کر لئے گئے۔

غیر مُلکی خبریں

○ امریکہ اور روس کے درمیان کیمیاوی ہتھیاروں میں تخفیف کیلئے مذاکرات جنیوا میں دوبارہ شروع ہو گئے ہیں۔ امید ہے کہ دونوں بڑی طاقتوں میں معاہدہ طے پا جائے گا۔ جس پر روس امریکہ سربراہ ملاقات کے موقعہ پر دستخط ہو جائیں گے۔ دونوں ممالک اپنے کیمیاوی ہتھیاروں کے ذخیرے میں ۸۰ فیصد کمی پر رضامند ہو چکے ہیں۔ اختلافِ رائے اس بات پر موجود ہے کہ ان ہتھیاروں کی تباہی کا کام کب شروع کیا جائے۔

○ امریکی صدر بش نے روس اور بالٹک جمہوریہ لتھوانیہ کے درمیان موجودہ کشیدگی کو پُرامن طریق سے حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ کینیڈا میں ایک پریس کانفرنس کے دوران انہوں نے کہا کہ لتھوانیہ کی صورت حال میں ابتری آنے سے روس امریکہ تعلقات کو بہتر بنانے میں بہت دشواریاں آئیں گی۔ کینیڈا کے وزیر اعظم نے اس موقعہ پر کہا کہ روس نے انہیں یقین دلایا تھا کہ لتھوانیا میں خود مختاری کے حامی عناصر کے خلاف فوجی طاقت استعمال نہیں کی جائے گی۔

برائے توجّہ
قارئین الفضل و ایجنٹ حضرات

ملک کے بعض حصّوں میں الفضل تاخیر سے پہنچنے یا بالکل نہ ملنے کی شکایات موصول ہوتی رہتی ہیں۔ اس سلسلہ میں احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ بروقت ترسیل کے باوجود بعض علاقوں میں مخصوص حالات کی بناء پر الفضل کا پہنچنا ممکن نہیں ہو رہا جو عین مجبوری ہے۔ احباب سے التماس ہے ادارے کے ساتھ تعاون فرمائیں اور مجبوراً تاخیر کی بناء پر درگزر فرمائیں۔ اور دعا کریں کہ حالات سازگار ہوں تاکہ پرچہ بروقت آپ کو ملتا رہے

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتی خبریں

دس احمدی احباب کو دو سال قید و جرمانہ کی سزائیں

سزا پانے والوں میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد بھی شامل ہیں

۳؍ اپریل ۱۹۹۰ء کو تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالا میں جلسہ کر کے احمدیت کا پرچار کرنے کے الزام میں ایڈیشنل سیشن جج گوجرانوالہ مسٹر طالب حسین بلوچ نے زیر دفعہ ۲۹۸ سی دس احمدی احباب کو دو، دو سال قید بامشقت اور پانچ پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنا دی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں ہر ملزم کو دو دو ماہ مزید کی قید بھگتنا ہوگی۔ عدالت نے دفعہ ۲۹۵ سی اور دفعہ ۱۸۸ سے ملزموں کو بری کر دیا ہے۔ سزا پانے والوں میں جماعت احمدیہ کے مشہور عالم دین اور مؤرخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب بھی شامل ہیں۔ اور ایک مربی سلسلہ مکرم بشیر احمد صاحب ثاقب کے علاوہ تلونڈی موسیٰ خان کے آٹھ احمدی احباب مکرم منظور احمد صاحب، مکرم نذیر احمد صاحب، مکرم سلیم احمد صاحب، مکرم خالد پرویز صاحب، مکرم محمد یوسف صاحب، مکرم منور احمد صاحب اور مکرم ناصر احمد صاحب شامل ہیں۔ احمدی احباب کی طرف سے مقدمہ کی پیروی مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم ملک محمود احمد صاحب نے کی۔ پولیس نے فوری طور پر جملہ احمدی احباب کو گرفتار کر کے سنٹرل جیل گوجرانوالا میں منتقل کر دیا ہے۔

ریڈرز ڈائجسٹ کے مارچ ۱۹۹۰ء کے شمارہ میں ایک تصویر شامل اشاعت ہے۔ یہ تصویر پولینڈ کے توماز تومازوسکی نے لی ہے۔ اس تصویر میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ، قدرت ثانیہ کے مظہر اول۔ ثانی۔ ثالث نظر آتے ہیں۔ ایک اور تصویر مکرم مولوی عبدالستار صاحب سٹول پر کھڑے لگا رہے ہیں اور پاس ہی ان کا ننھا بیٹا کھڑا ہے۔

ریڈرز ڈائجسٹ دنیا کا ایک کثیر الاشاعت ماہنامہ ہے۔ تصویر کے نیچے عنوان یہ دیا گیا ہے۔ "دو سالہ موسیٰ اپنے باپ عبدالستار خان کو تصویر آویزاں کرتے دیکھ رہا ہے، یہ پاکستانی امام احمدیہ جماعت کی پیڈرو آباد میں بیت الحمد جو قرطبہ کے نزدیک ہے کا امام ہے"۔

ہمیں ریڈرز ڈائجسٹ کے اس صفحہ کی فوٹو سٹیٹ مکرم خالد محمود شرما صاحب نے تنکار پور سندھ سے بھیجی ہے۔

مکان پر کلمہ طیبہ لکھنے پر مقدمہ

مکرم عطاء اللہ صاحب باجوہ آف فورٹ عباس کے مکان واقعہ فورٹ عباس سے ایک شخص قدرت اللہ نے کلمہ مٹانے کی کوشش کی جو انہیں مٹانے نہ دیا گیا۔ جس پر قدرت اللہ مذکور نے اے سی صاحب فورٹ عباس کو درخواست دی جنہوں نے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کے ذریعہ کلمہ مٹا دیا۔ اور عطاء اللہ صاحب کو ۲۸ مارچ کو کلمہ طیبہ لکھنے کے جرم میں گرفتار کر لیا۔ اب موصوف ضمانت پر رہا ہیں اور مقدمہ زیر سماعت ہے۔

ناظر امور عامہ

نمائندہ ماہنامہ انصار اللہ برائے لاہور

محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ نے مکرم عبدالمالک صاحب دارالذکر لاہور کو نمائندہ ماہنامہ انصار اللہ برائے لاہور مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا تقرر مبارک کرے اور بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے۔

مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

اطلاعات و اعلانات

سانحۂ ارتحال

○ مکرم ماسٹر حمید اللہ صاحب عرف ثناء اللہ صاحب آف مہدی پور ضلع سیالکوٹ مورخہ ۱۳؍ اپریل بروز جمعہ لاہور میں وفات پاگئے۔ ان کی عمر ۸۱ سال تھی موصوف موصی تھے۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مولانا رشید احمد صاحب چغتائی نے دعا کرائی۔ موصوف مقامی جماعت کے صدر تھے۔ اس سے پہلے بھی مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔

انہوں نے اپنے پیچھے ۶ بیٹے چار بیٹیاں اور ایک بیوہ چھوڑی ہیں۔

○ مورخہ ۱۷؍ جنوری ۲ بجے دوپہر محترم قاضی بشیر احمد صاحب کھوکھر ایڈووکیٹ شیخوپورہ پر کچہری سے گھر جاتے ہوئے باغ جناح کے قریب چند مخالف افراد نے خنجروں سے حملہ کر کے انہیں شدید زخمی کر دیا۔ زخموں کی تاب نہ لا کر موقعہ پر ہی آپ نے جان، جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۶۰ سال تھی۔

محترم قاضی صاحب کا جنازہ مورخہ ۱۸؍ جنوری ساڑھے دس بجے شیخوپورہ میں پڑھا گیا۔ جس میں سینکڑوں احباب اور وکلاء نے شرکت کی۔ بعدۂ امیر صاحب اور احباب جماعت کی معیت میں جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز ظہر کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔ آپ موصی تھے قبرستان عام میں امانتاً تدفین ہوئی۔

قاضی صاحب موصوف شیخوپورہ کے ایک ممتاز وکیل تھے۔ آپ بڑے مخیر اور نہایت شریف النفس تھے۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے اہلیہ صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۴۶ شمالی ضلع سرگودھا مورخہ ۵؍ اپریل ۱۹۹۰ء بمطابق ۹ رمضان المبارک رات تقریباً ۹ بجے دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ ۶؍ اپریل ۱۹۹۰ء بروز جمعہ بعد از نماز عصر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھائی۔ موصوف موصی تھے لیکن فی الحال انہیں عام قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔

محترمہ امۃ الرحمٰن رقیہ بیگم صاحبہ زوجہ قریشی عبدالوحید صاحب گول بازار ربوہ (بنت مکرم محمد یامین صاحب تاجر کتب) ایک طویل علالت کے بعد مورخہ ۴؍ اپریل بروز بدھ مغربی جرمنی میں وفات پاگئیں ان کی میت ۷؍ اپریل کو ربوہ لائی گئی اور اسی روز گولبازار میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۱۹۹۰ء

چونکہ اس سال میٹرک کا امتحان ابھی تک صوبہ پنجاب کے بورڈز کا ہوا ہے اس لئے اس سال جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو دو دفعہ ہوگا۔ ایک انٹرویو صوبہ پنجاب کے بورڈز کے نتائج کے بعد اور دوسرا دیگر صوبہ جات کے بورڈز کے نتائج کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کی معیّن تاریخ کا اعلان میٹرک کے نتائج کے بعد اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا اور امیدواران کی طرف سے نتیجہ کی اطلاع ملنے پر انفرادی طور پر بھی اطلاع کر دی جائے گی۔

باورچی کی ضرورت ہے

ایک مستعد اور تجربہ کار باورچی کی ضرورت ہے ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی خواہش مند حضرات امیر جماعت / صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوائیں یا بالمشافہ ملیں

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج
قیمت -/۸ ، -/۱۵

راحتِ جان
تبخیرِ معدہ کی مجرّب دوا
قیمت -/۱۵

روشن کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
قیمت -/۵

شربت صدر
نزلہ ، زکام اور کھانسی کیلئے
قیمت -/۸

تریاق بواسیر
بواسیر کا شافی علاج
قیمت -/۱۵

NASIR ناصر

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

گیس ٹربل کیلئے
جب تمام ہاضم چورن بے اثر ہو جائیں تو
ہاضمون رجسٹرڈ
صرف ایک خوراک آزمائیں
نصرت دواخانہ
کمیٹی مارکیٹ ربوہ

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے۔ لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔

(مینجر الفضل)

ربوہ میں آپکے جیولرز
یاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام
گولبازار ۔ ربوہ
فون : ۵۵۰ گھر : ۷۴۹ ۔ ۵۴۹

تریاق اٹھرا
اٹھراء کے علاج کیلئے مشہور عالم گولیاں
قیمت مکمل کورس -/۶۰

نور کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کیلئے
قیمت -/۵ روپے فی شیشی

نور نظر
اولاد نرینہ کے لئے تجربہ شدہ گولیاں
قیمت مکمل کورس -/۴۰۰

زوجام عشق
موتی و کستوری والا نمبر ۱
مکمل کورس -/۵۰۰

اکسیر معدہ
ہاضمہ کی اصلاح کیلئے لذیذ اور مفید چورن
قیمت -/۵ ، -/۱۰ ، -/۲

قند شفاء
نزلہ ، زکام ، کھانسی کیلئے مفید اور آسان جوشاندہ
قیمت فی ڈبی -/۷

خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ۔ ربوہ
فون
دکان ۔۔۔ ۵۳۸
رہائش ۔۔۔ ۳۳۸

شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون
دکان :۔ ۶۴۹
رہائش :۔ ۸۴۱

سرکنے اور اپھارہ
نیز دیگر امراض حیوانات مثلاً منہ کھر ، زہرباد ، سوزش پستان ، فالج ، مک ، نتھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا ، گل گھوٹو (خناق) کنار ، واہ اور چیچک وغیرہ کیلئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں (ویٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سمپلز براہ راست کمپنی سے طلب فرمائیں)
لاہور :۔ پاکستان میڈیکوز لوئر مال
فیصل آباد :۔ جاوید کیوریٹو شفاخانہ حیوانات نزد پل ستیانہ روڈ
کراچی :۔ شہزاد میڈیکل سٹور بھینس کالونی روٹ نمبر ۵ لانڈھی
راولپنڈی :۔ جرمن ہومیو لیبارٹریز بوہڑ بازار
ملتان :۔ زکریا میڈیکل سٹور بیرون لوہاری گیٹ
سیالکوٹ :۔ الرحمن ہومیو دواخانہ بالمقابل مغل محل سینما ڈسکہ روڈ
بھکر :۔ حبیب میڈیکل سٹور ریلوے روڈ
تھرپارکر ضلع :۔ نواز میڈیکل سٹور جھڈو نزد پوسٹ آفس ضلع تھرپارکر
رحیم یار خان :۔ رحمن میڈیکل سٹور کچی منڈی لیاقت پور ضلع رحیم یار خان

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
لاہور ۔ کراچی
ہیڈ آفس ربوہ
فون :۔ ۷۷۱ ، ۶۰۶

بہتے کان کا ہسپتال
علاج بذریعہ جدید کمپیوٹر
بازار ٹھٹھیاراں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

قدیمی ، اوّلین ، شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون ۷۳۹۹۷
برانچیں :
کراچی :۔ فون نمبر ۴۱۳۲۵۱ گلشن راوی
لاہور :۔ 1 - D - ۳
ملتان :۔ چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین :۔ بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان :۔ فون نمبر ۴۷۹۹
ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

خوشخبری
نظر کی کمزوری کی وجہ سے غریب دوست رمضان المبارک میں تلاوت سے محروم نہ رہیں۔
صرف نزدیک کی عینک مفت
مستند عینک ساز
لئیق احمد اپٹیشن بانو بازار سیالکوٹ
فون : ۸۲۷۰۷ ، رہائش : ۶۶۲۰۷

٭ نرینہ اولاد سے محروم
٭ بے اولاد ، ٭ اٹھراء
٭ سوکھا ، گرمی ، گیس
کا علاج کرنے والے

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۱۹۰ فون

زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
ابن
حکیم نظام جان
۷۴۸۴۴
۴۳۱ ۔ ۷۶۴۹۷

برانچیں :۔
ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالر والہ : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی : محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ